سوال

قرآن مجید پڑھتے ہوئے کئ بار کلمۃ "امۃ" گزرااور مجھے محسوس ہواکہ اس کا ایک نہیں کئ ایک معانی ہیں ، کیا یہ صحیح ہے اوراس کلمہ کو ہم کس طرح سمجھ سکتے ہیں ؟

جواب

الحمد للہ

شیخ محمد شنقیطی رحمہ اللہ تعالی بیان کرتے ہیں :
قرآن مجید میں کلمہ "امۃ" کا استعمال چار طرح ہوا ہے :

اول :

وقت میں سے تھوڑي مدت کے لیے استعمال ۔

جیسا کہ اللہ تعالی کے اس فرمان میں ہے : ولئن اخرنا عنھم العذاب الی امۃ معدودۃ اوراگر ہم ان سے تھوڑي مدت کے لیے عذاب موخر کردیں ۔

اورایسے ہی اس فرمان باری تعالی میں :

وقال الذی نجا منھما وادکر بعد امۃ

اوران دوقیدیوں میں سے جورہا ہوا تھا اسے مدت کے بعد یاد آگیا اورکہنے لگا ۔

دوم :

لوگوں کی ایک جماعت کے لیے استعمال ۔

غالب طور پر اسی معنی میں زيادہ استعمال ہوا ہے ، جیسا کہ اللہ تبارک وتعالی کا فرمان ہے :

ووجد علیہ امۃ من الناس یسقون

اوروہاں پر لوگوں میں سے کچھ کو پانی پلاتے ہوئے پایا ۔

اوراللہ رب العزت کا فرمان ہے :

ولکل امۃ رسول اورہر امت کے لیے رسول ہے

اورفرمان ربانی ہے : کان الناس امۃ واحدۃ لوگ ایک ہی جماعت تھے ، اس کے علاوہ اوربھی کئ آیات ہیں ۔

سوم :

اس شخص کے بارہ میں استعمال ہوا ہے جس کی اتباع کی جائے۔

جیسا کہ اللہ تعالی کا فرمان ہے :

ان ابراھیم کان امۃ یبشک ابراھیم علیہ السلام ایک امت تھے ۔

چہارم :

شریعت اور طریقہ کے معنی میں استعمال ہوا ہے ۔

اللہ تبارک وتعالی کا فرمان ہے :

انا وجدنا آباءنا علی امۃ یبشک ہم نے اپنے آباء واجداد کو ایک طریقے پر پایا، اور اللہ جل شانہ نے فرمایا :

ان ھذہ امتکم امۃ واحدۃ یبشک یہ تمہارا طریقہ ایک ہی ہے ۔

اس کے علاوہ اور بھی کئی ایک آیات ہیں ۔ ۔